۴ ۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کے سامنے ہلاک ہو جاویگا۔ مگر خدا نے اُسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاویگا اور خدا اُسکو ہلاک کریگا اور میں اُسکی شر سے محفوظ رہونگا۔" (مرزا کی آخری تصنیف چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۲)

حکیم صاحب! افسوس آپ نے اس بڈھے خبطی کو نہ سمجھا کہ "۴ اگست کو" والی پیشگوئی کو آپ "۴ اگست تک" کیوں لکھتے ہیں؟ آپ تو خیریت سے چلے جائینگے مگر ہماری گت آپ کے بعد ہی بنائی جائیگی۔ اسکا کوئی علاج کر جائیے۔ کیا سچ ہے ؎

لو ان صدورا لفعل یبدون للفتی ✣ کا عقابہ لم تلفہ یتندم

مختصر یہ کہ مرزا جی کی موت کی نسبت کوئی کسی کی پیش گوئی پر فخر کرتا ہے کوئی کسی پر۔ مگر میں تو یہی کہتا ہوں کہ مرزا جی واقعی مستجاب الدعوات تھے خدا نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور جو کچھ اُنہوں نے مانگا تھا خدا نے اُنکو عطا کیا ؎

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر ✣ کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزائیو! آؤ اخیر میں ہم تم لوگوں کو مرزا جی کا ایک عام اعلان اور اعتراف سنائیں۔ غور سے سُنئے! مرزا صاحب کہتے ہیں:۔

"خدا کی طرف سے جو پیش گوئی کسی ظالم کے حق میں ہوتی ہے آخر وہ پوری ہو جاتی ہے،" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷)

حکیم صاحب! آپ کا بھی اسپر ایمان ہے؟ تو پھر کون ظالم ہے؟ سُنئے!

اِنَّا اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؟

(باقی آئندہ)

مرزا کادیانی کی الہامی عمر

(از الف میم عیسائی)

مولوی حکیم نور الدین خلیفہ مرزا نے ریویو (جون جولائی) میں ایک مضمون لکھا ہے۔ اپنے پیر کی حمائت میں کچھ تو اپنی ندامت رفع کرنے کو اور کچھ اپنے مریدوں کی

روک تھام کو اور یہ ایک حسرتناک نظارہ ہے کہ ظاہراً ثبات ہوش و عقل ساری عمر فریب ہی میں جتلا رہکر اب کہ بھانڈا پھوٹ گیا اسی گدی پر بیٹھکر ایک بڈھا اپنی زبان سے وہ کلمات نکالے جو ہر صاحب شعور کے لئے ننگ و عار کا باعث ہیں اور اگر کوئی دل و دماغ ان لغویات سے تسلی پاجائے تو ہم نے اس کہن سال حکیم کی قلم سے نکلی ہوئے بعنوان ’’وفات مسیح‘‘ پڑھے تو نہیں کہا جاسکتا کہ دماغ میں اور گوبر میں کیا فرق رہجاتا ہے +

میں یہاں اپنی ساری بحث صرف ’’الہامی عمر‘‘ پر محدود رکھونگا +

حکیم صاحب لکھتے ہیں ’’تمام حملوں سے زبردست حملہ جسکو دشمن یقین کرتا ہے کہ اس سے ہمکو پاش پاش کردیگا ...... وہ یہ حملہ ہے کہ مرزا صاحب قبل از وقت انتقال کر گئے ...... کیونکہ عمر کی نسبت اصل الہام یہ تھا تیری عمر اسی برس کی ہوگی پانچ کم یا پانچ زیادہ ..... سو یاد رہے کہ یہ اعتراض مخالفوں کے اعتراضات کا سرچشمہ ہے - باقی تمام اعتراضات اسی اعتراض کے باعث پیدا ہوتے ہیں‘‘

مخالفوں کے اعتراض تو ابطالِ مرزا میں شمار سے باہر ہیں جنکے مجموعی وزن کے نیچے سارا قادیان پس کر سرمہ ہورہا ہے مگر اس تقریر سے یہ ضرور روشن ہوتا ہے کہ عمر کے متعلق جو الہام شائع کیا گیا تھا سب سے زیادہ اُس نے مرزائیوں کی چولیں ڈھیلی کردیں اور وہ تیر اسقدر شاق گذر رہا ہے کہ اُنکی کمریں ٹوٹی جاتی ہیں اور حکیم الامت نے اپنی ساری توجہ اسی کی طرف مبذول کردی مگر کوئی بات بنائی نہیں بن پڑتی اور اگر انہیں حیلوں کے سہارے جینا پڑی تو بے حیائی میں زندگی کاٹنا ہوگی +

ناظرین ! اس اعتراض کی اہمیت پر غور فرمادیں - مخالفین تو مدتوں آنکھوں دیکھ چکے کہ مرزا کے تمام الہامات خرافات تھے سب کے سب جھوٹے - ساری نشانی خطا - پنجاب[1] میں کوئی رمال بھی نہوگا جسکی پیش گوئیاں اس کثرت سے جھوٹی نکلیں پس مخالفین کے انکار میں اس بوقت موت نے کچھ بھی اضافہ نہ کیا - اسکا جو کچھ اثر ہے

[1] پنجاب کی کیا خصوصیت ہے ساری ہندوستان بلکہ کل دنیا میں بھی کوئی نہوگا ۔ ڈاکٹر ۔

وہ مریدوں پر۔ وہی پیچ وتاب کرب وبلا میں ہیں کیونکہ مرنے والی اور اُس کے مریدوں کے مسلّمات میں یہ امر داخل ہوچکا تھا کہ جھوٹا نبی وہی ہوتا ہے جسکی پیشگوئی پُوری نہیں ہوتی" اور کہ "اگر آپ (مرزا) سچّے نبی نہ ہوتے تو وہ پیش گویاں جو آپنے خدا کے نام پر شائع کی تھیں پُوری اور واقع نہ ہوتیں کیونکہ کتاب استثناء ۱۸/۲۰ میں لکھا ہے کہ جو پیش گوئی خدا کے نام پر کی جاوی اور وہ حقیقت میں خدا کیطرف سے نہووے وہ پُوری اور واقع نہیں ہوسکتی۔ لیکن چونکہ حضرت ...... کی تمام پیشگوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پوری نکلتی رہیں اس لیئے اسکا نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ وہ سچّے نبی ہیں" (ریویو جنوری ۱۹۰۸ء صہ ۱۸ و ۲۱)

مخالفین اسی بنا پر مرزا کو جھوٹا نبی مانا کیئے کہ اسکی پیشگوئیاں باطل نکلیں مثال کے لیئے مسٹر آتھم مرحوم کی زندگی کی بابت اسکی پیشگوئی کافی ہی۔ مگر "بے وقت موت" سے مرزائیوں کے ہوش ہرن ہوگئے اور وہ ساری چوکڑیاں بھول گئے کیونکہ اب انکو کم از کم اتنا تو ماں ہی لینا پڑا کہ چاہے قادیاں میں اور ساری پیشگویاں پُوری ہوگئی ہوں مگر لاہور میں یہ ایک ضرور بالضرور جھوٹی ثابت ہوگئی اور اب یہ کہنا کہ "تمام پیش گوئیاں بلا استثناء ہمیشہ پُوری نکلتی رہیں" باطل ہوگیا +

اس لفظ "بلا استثناء" پر مرزاجی کی حیات میں بڑا زور دیا جاتا تھا مگر اب امیر المؤمنین (یہ مت کہئے! بلکہ امیر المرزائین کہیئے۔ مُرقع) نور الدّین اس واقعہ ہائلہ کو پیش نظر رکھکر ٹھنڈے پڑگئے اور یہ ماننے پر مجبور ہوئے "ہمارے مخالف خدا کی ماننے والے اس راہ میں مشکلات ڈالتے رہے اور ڈالتے ہیں کہ بعض بشارات پُوری نہیں ہوئیں مگر عقلمند جانتے ہیں کہ مفید و راحت بخش تدابیر اپنی کثرت کے لحاظ سے مفید یقین کی جاتی ہیں نہ اس لئے کہ وہ کبھی مستثنیات بھی رکھتی ہیں" (صلہ ۲۶) اور ہمت ہارکر اعتراف بھی کرلیا کہ "مرزا صاحب مغفور کی عمر کیا تھی جب آپکا انتقال ہوا اس کے لئے میں کوشش میں ہوں کہ پتہ لگے" (صلہ ۲۷) بلکہ ہمکو تو اس لاجوابی کی بے کسی پر بہت ترس آیا جب آپنے سینہ فگار فرمایا

رقم عمری کا اعتراض ہماری زیر نظر ہے .. اور الٰہی مصلحت یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسی میں ہے کہ تا دشمن خ[illegible]ٹا کرے" (صفحہ ۲۸۰)

ہم توقع نہیں کر سکتے کہ اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ کادیان اس حقیقت کا اقرار کر سکتا کہ مرزا کی پیشگوئی اپنی زندگی کے متعلق ضرور باطل ہوئی اور خدا نے اسے دشمنوں کو مسرور کرنیکے لئے باطل کیا۔ اب ہم اُن کے مریدون کو اس پیشگوئی کے چند پہلو سمجھاتے ہین جس سے اُنکی ساری حجتین رفع ہو جائین گی۔ اول مرزا نے لوگون کو یقین دلایا تھا کہ خدا نے اس کو الہام کیا "تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا ۵ کم یا پانچ زیادہ" اگر کوئی ذرہ بھی سمجھ یا خوف خدا رکھی تو ایسے الہام کو خدا سے منسوب کرتے شرمائے جسمین علیم و خبیر کو یا پاگل کو چون مین بھٹکنا پڑے اور ایک کیڑی کی عمر کا پتہ نہ لگے جو زمین پر چند برسون رینگ کر مٹی مین ملگیا۔ مگر خلیفہ صاحب اس اسرار کو آئندہ حل کرنے کا وعدہ کرتے ہین۔

دوم بہر کیف اس معنی مین کوئی ابہام نہین کہ اگر ۸۰ برس کی عمر نہ پائی تو یا ۷۵ کی ہوگی یا پھر ۸۵ کی جسمین ایک دن کی کمی کی گنجایش نہین گو اسکی تشریح نہین ہوئی کہ حساب شمسی ہو یا قمری اور اس لئے مرزایون کو اختیار ہو کہ وہ دونون مین سے جس حساب سے چاہین اپنے پیر کی عمر گنا وین۔

سوم جب عمر کا تعین کر دیا گیا تو حساب کے تابع ہوگئی اور اُسکا آغاز و انجام معین ہونا چاہیئے ورنہ تعین عمر لغو و مہمل ہوگا۔ اگر آغاز محض تھا تو جس خدا نے ۷۵ یا ۸۰ یا ۸۵ کا الہام کیا تھا اسی کو بتانا چاہئے کہ تو فلان تاریخ پیدا ہوا تھا او اگر ان دونون مین سے ایک بھی نہ ہو تو الہام حماقت و ضلالت کی بکواس تھا ورنہ آج ہر مجہول شخص اپنی تاریخ تولد چھپا کر کہ سکتا ہے کہ خدا نے مجھکو بتلایا تیری عمر ۶۵ برس ۳ ماہ سولہ دن ہے اور جب مر جائے تو اسکے لوگ پکار دین الہام پورا ہو گیا

خلیفہ صاحب لکھتے ہین کہ "بعض جگہ دیسی عیسائیون نے خوشیون کے نعرے مارے اور جلسے بھی کئے" (۲۸۰) یہ اتہام ہے۔

چہارم۔ خلیفہ صاحب ہم کو یقین دلاتے ہین کہ اس ملک پنجاب مین خاص گاؤنین جو افراتفری سکہون کے عہد مین رہی ہو اس سے اور جو خاندانون اور شرفاء مین تکالیف پڑی ایسے وقتون مین گاؤن کے لوگون مین تاریخ تولد کا پتہ لگنا ایک مشکل کام ضرور ہو" صفحہ ۲۸۔ اسی طرح الحوض کے بدر مین ایک صاحب میان صادق فرماتے ہین حضرت اقدس کی عادت تہی کہ وہ تاریخون اور سنون کی گنتی کیطرف بہت توجہ نہین کرتے تہے۔۔ آپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچہہ ٹہیک نہین کہہ سکتے کیونکہ اسوقت بچون کی عمرون کے لکہنے کا کوئی طریق نہ تہا اور ہماری پاس کوئی ایسی یادداشت نہین لیس آپ کی عمر کے متعلق ٹہیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تہا۔

یہ سارے بہانے جہوٹے ہین (۱) شرفاءین اور لکہے پڑہے خاندانون مین اس زمانہ کے بہت لوگ جو پنجاب مین پیدا ہوئے اور ابتک زندہ ہین اپنے روز ولادت کے دن وساعت سے واقف ہین۔ راقم کی والد ماجد مرحوم رنجیت سنگہ کے عہد حکومت مین عین سکہون کے افراتفری کے زمانہ مین شہر ہوشیار پور پنجاب مین پیدا ہوئے تہے اور ہماری خاندان مین اسوقت کی تحریرات موجود ہین سنسکرت مین بہی ایک پنڈت کے ہاتہہ کی اور فارسی مین دادا صاحب کے دست خاص کی جس سے تاریخ ووقت پیدائش وغیرہ سب معلوم ہی (۲) کون نہین جانتا کہ شہر اتوین کے درمیان خصوصاً شرفاء مین تاریخ پیدائش والدین کو اور کنبے والون کو ہمیشہ یاد رہتی ہے خواہ کہین لکہی گئی ہو یا نہ ہر برس بچون کا جنم دن منایا جاتا ہی غریب سے غریب خاندان مین اور نہین پانچ پیسے کی بتاشے منگا کر رشتہ دارون کا منہ میٹہا کر دیا جاتا ہی (۳) بلکہ کچے سوت کا ایک رنگین ڈورا ہوتا ہی جسکو کلاوہ کہتے ہین اس کے ایک طرف چہلا پڑا ہوتا ہے ہر جنم دن اس مین ایک گانٹہہ دیدی جاتی ہی [illegible] پڑہنے کی ضرورت بہی نہین رہتی اس عالمگیر رسم کی بدولت سالگرہ۔ برس گانٹہہ۔ رشتہ عمر کا محاورہ پڑ گیا جس سے کوئی خاندان غافل نہین (۴) مسلمانون کے درمیان بعض خاندانون مین زیادہ احتیاط کی جاتی ہی تو بچون کا نام ہی تاریخی رکہا جاتا ہی جس سے سن ولادت نکلتا ہی راقم کے ماموں کا نام مظہر حسین تہا جس سے سنہ ہجری نکلتا ہے۔

مرزاجی جو اپنے کو بڑا رئیس زادہ کہتے تہے مغلیہ خاندان کے شرفا مین حیرت کی بات ہے

کہ انکی تاریخ تولد سے لوگ ویسے ہی بیخبر رہے جیسے دُھنئے جلاہوں اور دیہاتی رذلا کی موت اور زندگی سے اُنکے رشتہ دار۔ اگر مرزاجی کی عمر کا حال معلوم نہیں تو ضرور کچھ دال مین کالا ہے جسکے اظہار سے وہ اور اُنکے مرید شرماتے ہین کہ الہامی فریب کی ندامت کم ہو۔ اور یہہ حیلہ کہ حضرت اقدس کو تاریخون اور سنون سے اعتنا نہ تھی محض لچر ہے جو شخص سنہ ۱۳۰۰ھ پیدا کرنے کے لئے اپنے نام غلام احمد مین لفظ قادیانی جوڑتا پھرے اور رک کو ق بناوے اُسکو تاریخ وسنہ سے غافل ماننا غفلت کی انتہا ہے ہم سوائے اس کے کچھ نہین مان سکتے کہ عمر کی نسبت الہام کو جھوٹ اور اُنکو اُسکے الزام سے بچانے کی خاطر ان لوگون نے یہ احمقانہ تدبیر سوچی تھی کہ تاریخ تولد کو تاریکی کے غار مین پوشیدہ کردین۔

پنجم مجھکو میان صادق کا یہ کلام پڑھکر بہت ہنسی آئی جسکی تصدیق خلیفہ صاحب نے بھی فرمائی (صفحہ ۱۷۲) ”سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ اُنہون نے جنازہ مین شامل ہونیکے واسطے تشریف لانے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اُسکے مطابق آپکی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء مین ہوئی تھی۔

باواجان تو فرماتے ہین ”ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہین“ صاحبزادہ فرماتے ہین ”میرے پاس ہے“ وہ تو کہہ گئے ”ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہین کہہ سکتے“ مگر یہ کچھ کہتے ہین جو ”سب سے زیادہ صحیح قول“ مانا جاتا ہے اور وہ بھی جنازہ پڑھتے وقت جب مرید رو رہے تھے ہین ہائے حضرت اقدس نے الہامی عمر نہ پائی سرکاری ملازمت مین زمانہ پنشن کا تعین کرنے کو عمر کی صحت پر بڑی تاکید ہے۔ عیسائیون کو سرٹیفکٹ بپتسما سے اپنی عمر ثابت کرنا ہوتی ہے ہندؤن کو جنم پتر سے مسلمانون کو والدین یا دوسرے بزرگون کے حلف نامے جو پیدائش کے گواہ ہون مگر قادیان کی رسم نرالی ہے۔ باپ کی پیدائش پر بیٹا گواہ وہ بتاتا ہے آپ فلان دن پیدا ہوئے تھے*۔ اور اُسی کی بنا پر کہا جاتا ہے کہ مرزا ۷۵ برس کے ہو کر مرے۔

ششم صرف یہی نہین کہ مرزاجی کی عمر ۷۵ برس کی نہین ثابت ہوسکتی بلکہ ثابت ہو گیا کہ وہ ۷۵ برس کی عمر کو ہرگز ہرگز نہین پہونچے اور عمر والا الہام جھوٹا ثابت ہو گیا۔

(الف) اُنکے مرنیکے بعد ہی روزانہ پیسہ اخبار مین اُنکے ایک بڑے مرید کا مراسلہ چھپا

* پنجابی مصرعہ ہے ۵ اسی آدم تہین اگے ہوے دادا گود کھڈایا دا ایڈیٹر

جو وفات کے قبل کا لکھا ہوا تھا جس میں مرزا جی کی پیدائیش ۱۸۳۹ء کی بتلائی گئی۔ اور میان صادق بھی مانتے ہیں کہ مرزا جی نے آپ "تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۱۸۳۹ء ہی لکھا ہے" بلکہ اپنے اظہاروں میں جو عدالتوں کے روبرو بحلف دئے اسی طرح اپنی عمر بیان کی حتی کہ اب خلیفہ صاحب کو اسکی زد سے بچنے کا سوائے اسکے کوئی چارہ نہ رہا کہ فرماویں "اظہاروں میں بھی آخر تخمیناً ہی سے کام لینا پڑا" (صفحہ ۲۸) اب مرید کس منہ سے کہتے ہیں کہ مرزا جی ۱۸۳۹ء میں نہیں بلکہ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے اور آپکی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

(ب) ہاں یہ سچ ہے کہ ستمبر ۱۹۰۲ء کے ریویو میں مرزا جی نے اپنی عمر "غالباً ۶۷ سال سے بھی کچھ زیادہ" بتلائی (صفحہ ۳۴۶) مگر ۱۲ ماہ کے اندر اندر اگست ۱۹۰۳ء ڈوئی کے مقابل زیادہ کہن سال بنے کی خاطر آپ ستر کے قریب ہو گئے (ریویو۔ اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵۴)۔ اگر یہاں آپ اپنے تخمینہ میں عمداً یا سہواً خطا نہیں کرتے تو دروغ گو را حافظہ نباشد صادق آویگا اور الہام سچا نہیں ہو سکتا۔

(ج) جو لوگ غلام احمد کے بیان کو صحیح مانتے ہیں کہ وہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے انکو ماننا پڑیگا کہ وہ ۶۹ سال کی عمر میں مرا جو اس کے بیان کو غلط مانکر اسکے بیٹے سلطان احمد کی سنتے ہیں کہ وہ ۳۶ء یا ۳۷ء میں پیدا ہوئے انکی پریشانی پر ترس آتا ہے۔ میان صادق یوں حساب لگاتے ہیں "اس لحاظ سے ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پچھلی صدی میں سے اور ۸ سال اس صدی کے کل ۵ + ۶۰ + ۸ = ۷۳ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑھائے جائیں تو ۷۵ سال ہوئے"

مرزا کا بیٹا جو باپ سے زیادہ اسکی عمر کو جانتا ہے وہ تو اس شک میں مبتلا رہا کہ وہ ۳۶ یا ۳۷ میں پیدا ہوئے مگر مریدوں کو یقین ہے بیٹے سے بھی زیادہ کہ آپ ۳۶ ہی میں پیدا ہوئے اس لئے ۳۷ حساب سے بالکل خارج کر دیا گیا۔

اسپر بھی طرہ یہ کہ نہ صرف آپ ۳۶ء میں پیدا کئے جاتے ہیں بلکہ پیدا ہوتے ہی ایک سال کی عمر کے بنائے جاتے ہیں اور وہ ایک سال حساب میں جوڑا جاتا ہے یعنے آپکی پیدائیش ۳۵ء کی مانی جاتی ہے ایکسال برکت کا بڑھایا جاتا ہے۔ کیا ان محاسبوں کو یہ نہیں معلوم کہ اگر

مرزا سنہ ۳۹ء میں پیدا ہوئے تو سنہ ۴۰ء میں ایک سال کے ہونگے اور ۳۷، ۳۸-۳۹-۴۰ چار سال ہوئے اور اگر سنہ ۴۰ء میں پیدا ہوئے تو ۳۸-۳۹-۴۰ تین سال اور ۱۹۰۸ء میں انکی عمر یا ۷۲ کی ہوئی یا ۷۱ کی شمسی حساب سے اور ۷۴ یا ۷۳ کی قمری حساب سے۔ ہمنے رفع حجت کے لئے ایک لمحہ اس غلط بیان کو صحیح مان لیا اور دکھلایا کہ اسپر بھی مرزا کا الہام ۷۵ برس کا جھوٹا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ۷۵ سال سے ایک دن پہلے مرجانا الہام کو باطل کردیتا ہے۔

ہفتم۔ خلیفہ نورالدین مرزا کا ایک اور قول پیش کرتے ہیں "جہانتک مجھکو معلوم ہے اب اس وقت سنہ ۱۳۲۳ھ میری عمر ستر کے قریب ہے" (صفحہ ۲۴۰) تو سنہ وفات ۱۳۲۶ میں آپ ۷۳ کے قریب ٹھہرے اور چونکہ آپنے سنہ ہجری کا یہان ذکر کیا تو لازم آیا کہ آپنے اپنی عمر قمری حساب سے گنی جو مسلمانون مین مروج ہے پس آپکی عمر ۷۳ سال قمری ماننا پڑی۔ نہین ہم بھول گئے ۷۳ سال نہین بلکہ ۷۳ کے قریب یعنی اُس سے کم اور ۷۴ سے بہت کم اور ۷۵ تو ہرگز نہین اور ۸۰ و ۸۵ کا تو ذکر ہی نہین یعنے آپ کے الہام کے باطل ہونے پر شمس و قمر دونون گواہ ہین۔×

ہشتم اس الہام مین نہ قمری حساب کا ذکر ہے نہ شمسی کا بلکہ ۸۰ برس کا اگلا پچھلا تھا ۸۰ سال سے ۵ کم یا ۵ زیادہ پس الہام کی صداقت کے لئے ہندوستان مین جہان سرکاری شمسی سنہ رائج ہے اور دینی ہجری لازم تھا کہ مرزاجی کسی ایسی تاریخ پر مرتے کہ اگر شمسی حساب سے جوڑا جاتا تو بھی ۷۵ سے زیادہ ہوتے اور قمری حساب سے جوڑا جاتا تو بھی۔ اور دس برس کا ہیر پھیر اس دقت کو رفع کردیتا۔

نہم۔ گو مرید مرزاجی کی عمر کو ربڑ کے تسمہ کی طرح خوب کھینچ تان کر بڑہا رہے ہین مگر دل سے جانتے ہین کہ کوشش بے سود ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب تم کو مرزا کا ۲۶- اپریل والا کوئی الہام سناتے ہین "ماتم کدہ۔ منسوخ شدہ زندگی" (صفحہ ۲۶۹) اور میان صادق کہتے ہین "اس کے بعد بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے" یعنے پچہتر اور پچاس کے

درمیان والی عمر منسوخ ہوگئی تو کس منہ سے یہہ لوگ مرزا کی عمر ۷۵ سال ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہین بلکہ اُن کو اقرار کرنا چاہیئے کہ مرزا ۷۵ سال سے بہت پہلے مرگئے جیساکہ واقع بہی ہوا۔ منسوخ شدہ زندگی" کے معنی ہم تو سمجہہ سکتے ہین۔ ایسی زندگی جو ضائع ہوگئی ایسی زندگی والا جو نسیاً منسیاً ہوجانے والا ہے ایسا شخص جو زمین کو بے پہل یا کانٹے دار درخت کی طرح روکے ہوئے تہا وہ کاٹا جائیگا اور اس کی جگہہ کوئی پہل دار درخت لگایا جائیگا۔ مگر تم منسوخ شدہ زندگی کے کیا معنے سمجہے؟ اگر عمر بڑہ جاتی جیسا مرزا نے دعویٰ کیا تہا ۸۰ سے زیادہ ہوتی ۹۰ یا سو یا ۱۲۰ کو پہنچتی تو تم کہہ سکتے تہے کہ خدا نے عمر کو رحمت سے دراز کردیا اور یہ خوشی کی بات ہوتی مگر مقرر شدہ عمر سے گہٹ جانے مین کوئی خوبی نہین سوائے اس کے کہ خدا کا غضب بہڑکا اور جو عمر مقدر ہوچکی تہی وہ کم کردیگی یعنے مرزا جی معتوب مرے خدا کے غضب کے تلے اور اس کے مریدون کو کیا تسلی ہوسکتی ہے کیا [illegible]تنا ہی نہین سمجہہ سکتے کہ تنسیخ نَأتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا اَوْ مِثْلِهَا کے تابع ہے کم عمری درازی عمر کے نہ برابر ہے نہ اُس سے بہتر ہان یہ اور بات ہے کہ تم کہو ع زین جینن بد زندگانی مردہ بہ* تو ہم کو اعتراض ہی نہین وہم۔ کسی وقت تو یہہ مرزائی حدیث مین ایسی تنقید بگہارتے ہین کہ بلاتکلف صحیحین کا انکار کرجاتے ہین پہر کسی وقت ایسے اندہے بن جاتے ہین کہ ایسی ایسی حدیثون کو بہی صحیح مان لیتے ہین جن مین ذکر ہے کہ آدم نے اپنی عمر سے ۴۰ سال داؤد کو بخش دی۔ پہر ناسخ و منسوخ کے بارے مین اپنا عام عقیدہ تو سرسید احمد کے قول پر ظاہر کرتے ہین جو ابو مسلم معتزلی کی رائے پر مبنی تہا کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ مین قرآن شریف کی کسی آیت کا منسوخ ہونا مراد نہین مگر آج مَا نَنْسَخْ کی رسمی تفسیر پر سارا زور ہے (صفحہ ۲۷۳س) اور خلیفہ صاحب پوچہتے ہین کیون ایک الہام دوسرے کو منسوخ نہین کرسکتا اور اگر آدم کی عمر سے ۴۰ سال کم کردیئے گئے تو کیا مضائقہ جو مرزا جی کی عمر سے ۴ چار یا پانچ برس کی کمی ہوئی" ہم سمجہا وین ناسخ منسوخ والے کسی حکم شرع کا منسوخ ہوجانا مانتے ہین مگر

واقعات تاریخ کا نہین۔ پس عمر مقدر کا منسوخ ہونا کیا معنے؟ آدم نے چالیس سال اپنی ایک فرزند کو بخش دئے آپ بہی مرزاجی کے منہ سے کہلوا دین کہ مینے اتنے سال و ماہ اپنی عمر کے فلان کو بخشدئے تو ہم بہی اس قدر مدت گہٹا کر ان کے ایثار عمر کی تعریف کرتے مگر صرف تمہاری کہنے سے کیا ہوتا ہے؟ وہان تو حضرت آدم کا قول ہے اور حضرت عمر کی شہادت اور ترمذی کی روایت یہان کیا ہے! پھر یہہ ابلہ فریبی کی چال کیسے چل سکے گی۔

بلکہ ہم تم کو یقین دلا سکتے ہین کہ مرزاجی نے اپنی عمر کا ایک دن بہی کسی کو نہین بخشا اگر ایسا کرتے تو سب سے پہلے مبارک احمد اپنے کم سن فرزند کو ۱۰ یا بیس سال عطا فرماتے۔ جیسا مشہور ہی کہ بابر نے ہمایون کے لئے کیا تہا جب اسی کو کچہ ندیا جس کی زندگی کے ساتہہ بڑی بڑی امیدین وابستہ تہین تو اور کسی کو کیا دیتے۔

پس ساری دنیا کے آگے ظاہر ہو گیا کہ جو پیشگوئی مرزا نے اپنی عمر کی نسبت کی تھی وہ ہر طرح باطل نکلی اور اسکا باطل ثابت ہونا اس کو ڈنکے کی چوٹ پر جہوٹا بہی ثابت کر گیا اور یہہ اسکے بطلان پر ہزار دن ہزار دلائل کے علاوہ ہے۔

اخیر مین ہم حکیم نورالدین کے ایک قول کی داد دیتے ہین جو ہم کو بہت ہی بھلا معلوم ہوا جس سے ان لوگون کی عقول کا پورا اندازہ ہو جاتا ہے "مینے بارہا عزیز میان محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہہ لڑکی نکاح مین نہ آئے تو میری عقیدت مین تزلزل نہین آسکتا" صفحہ ۲۷۹۔ ایسے شعور کے لوگ ہر پیش گوئی کے باطل ثابت ہونے پر بہی کہہ سکتے ہین۔ ایک صاحب ایک کذاب کے معتقد تھے لوگون نے انکو سمجہایا کہ تمہاری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین. آپ نے سادگی سے فرمادیا۔ حضرت اقدس اس قدر جھوٹ بولتے ہین کہ کوئی شخص بلا تائید غیبی اتنے برجستہ جھوٹ نہین بول سکتا مین کیسے انکو فوق البشر نہ مانون۔ یہی جواب مرزاجی کی حمایت مین ہر مرزائی کے منہ پر ہو سکتا ہے. اور وہ احمدی جس کا خط وطن لاہور مین نکلا تہا جس سے مرزائی عموماً انکار کرتے ہین جس مین مرزا کی جھوٹی پیشگوییون کی تاویل کی گئی ہم کو اس گروہ سے

زیادہ صاحب فراست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کی تاویلین خلیفہ صاحب کی تاویلون سے لاکھہ درجہ سنجیدہ ہین۔

اب ہی جاہلون کی خوش اعتقادی اور ہٹ اسپر مین ایک قصہ سناتا ہون جسکا مین گواہ ہون ایک سادہو پرست رئیس میرے دوست ہین ان کے یہان ایک سناتن دہرمی جہانیان جہان گشت سادہو تشریف لائے جو لکھے پڑھے انگریزی بولنے والے تھے وہ کسی طرح میرے نام سے واقف تھے اور مجھہ سے ملنا چاہا ایک روز مجھہ سے باتین ہو رہی تہین۔ سادہو صاحب نے آریون کی مخالفت مین پنڈت دیانند کی مذمت کی۔ ایک کائستھہ صاحب جو اس جوار مین سنسکرت کے پنڈت مشہور ہین بیٹھے ہوئے تھے اُن سے نہ رہا گیا کچھہ بول اُٹھے اسپر سادہو صاحب نے اُنکو سینکڑون مغلظات گالیان اور کوسنے سنائے کہ لوگ دنگ رہ گئے ایسے جو سوائے کسی سادہو کے کسی بدمعاش کی زبان سے نہین نکل سکتے ہین وہان سے منغض ہوکر اُٹھنے لگا سادہو صاحب نے زبان انگریزی مین جسکو وہان کوئی سمجھنے والا نہ تھا اپنی اس حرکت کی بہت معذرت کی اور مجھکو اس کی مصلحت سمجھائی جس سے صرف سادہو جی ہی کی تسکین ہو سکتی ہے۔

کچھہ دنون بعد مین اپنے رئیس دوست سے ملا جن کے سامنے وہ واقعہ گذرا تھا اور ان کو انکی اس مہمان نوازی پر شرمانا چاہا کہ آپ ایسے حیوانون پر اپنے عنایات ضائع کرتے ہین اُنہون نے مجھکو جواب دیا کہ آپ سادہوٴن کی لیلا نہین سمجھہ سکتے کسی شخص سے وہ خوش ہوجاتے ہین تو آزمائش کے طور پر اس کو گالی دیتے اور کوستے ہین اور اُس[illegible]جہ الٹا ظہور مین آتا ہے اور مجھکو یقین دلایا کہ اُن دنون وہ کائستھہ صاحب بڑی مصیبت مین مبتلا تھے۔ بیکار بہی تھے سادہو صاحب کے سر اپنے کے دو تین دن بعد ایک راجہ کا خط اُن کے پاس آیا اور وہ نوکر ہو گئے اور ساری کلفتین دور ہو گئین اور یہ سادہو صاحب کی دعا کے طفیل ہوا جو اسرار کے رنگ مین ظاہر ہوئی یہ انتہا ہی احمقانہ خوش اعتقادی کی۔ کیا مرزائی نہین کہہ سکتے کہ دراصل

مرزائے عبدالحکیم اور ثناء اللہ کو بد دعا نہین دی تھی بلکہ درازی عمر کی دعا اور جیسے خوابون کی تعبیر الٹی ہوتی ہے اُنہون نے اپنی زندگی کی خبر کو پیغام اجل ٹھرایا تھا۔ آخر دنیا مین احمق لوگ بھی تو بستے ہین اگر قادیان مین زیادہ ہون تو کیا تعجب۔ فقط۔

الف۔ میم۔

ایڈیٹر اس مین شک نہین کہ مرزا صاحب نے اپنی عادت کے مطابق بحکم قرآنی (لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا) عمر بتلانے مین بہت سی اختلاف بیانیان کی ہین یہانتک اس اختلاف بیانی کو مرزائی پارٹی بھی محسوس کرتی ہے۔ اس لئے تو وہ بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا لعمر زا کے سب اقوال کو چھوڑ کر انکل پچو سے کام لیتے ہین اور بہانے کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے جہان جہان اپنی عمر بتلائی ہے تخمیناً بتلائی ہے ہم بھی مانتے ہین کہ بعض جگہہ قریباً اور بعض جگہہ تخمیناً کا لفظ بولا ہے۔ مگر ہم ایک حوالہ ایسا پیش کرتے ہین کہ اُس مین مرزا صاحب نے اپنی عمر کو یقینی اور قطعی بیان کیا ہے نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ اُس سے ایک مذہبی کام بھی لیا ہے ناظرین مندرجہ ذیل حوالے کو بغور پڑھین۔ مرزا صاحب لکھتے ہین کہ:-

جب میری عمر چالیس برس تک پہونچی تو خدا تعالٰے نے اپنے الہام سے اور کلام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا اور یہہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہونچا تب خدا تعالٰے نے الہام کے ذریعہ سے مجھپر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ (تریاق القلوب صفحہ ۶۰)

اس عبارت مین مرزا صاحب نے چودہوین صدی کے شروع مین اپنی عمر چالیس سالہ کا بیان ایک شرعی امر کے لئے کیا ہے یہی وجہ ہے کہ تخمیناً کا لفظ نہین بولا شرعی غرض یہہ تھی کہ نبوت محمدیہ کو ساتھ مطابقت دکھا دین کہ جس طرح سرور کائنات فداہ ابی و امی چالیس سال کی عمر مین مشرف بالہام ہوئے تھے خود بدولت (مرزا صاحب

*مطلب اس آیت کا یہہ ہے کہ جس شخص اور جس کلام مین واقعات مین اختلاف بیانی ہو وہ خدا کی طرف سے نہین۔ منہ

بھی اسی عمر میں ہوئے ہیں ناظرین ان لفظوں کو دیکھیں کہ کیا لطف دے رہے ہیں اور کیسے دلیل کے موقعہ پر بیان ہوئے ہیں ہم ناظرین کی خاطر ان لفظوں کو پھر دہراتے ہیں کہ:-

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپونچا-

اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہہ بیان ایک الہامی غرض سے ہے جو گویا حلفیہ اور بالکل سچا ہی نہیں بلکہ مصدقہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزاجی کے ملہم ہونے کے لئے چالیس سال کی عمر اور صدی کا شروع دونوں کا اجتماع ضروری تھا اور یہہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضرورت کوئی مرزا صاحب کی طرف سے نہیں ہوسکتی بلکہ خود خدا تعالی کیطرف سے ہے پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہہ بیان گویا مصدقہ الہی ہے کہ آپ چودہوین صدی کے شروع مین پوری چالیس برس کے تھے آج چودہوین صدی کا ۱۳۲۶ھ ہے مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ کے چوتھے مہینے ربیع الثانی مین فوت ہوگئے ہین اس حساب سے آپکی صحیح عمر ۶۵ سال چار ماہ ہوئی ہم نہین سمجھتے کہ ایسے صاف بیان بلکہ مصدقہ الہی کے مقابلہ پر کون زیادہ راست گو ہے جس کے بیان پر مرزائی لوگ اعتبار کرین گے-

مرزائیو! مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا-

آسمانی نکاح

اس پیشگوئی کی جو مٹی خراب ہوئی پھر خدا کسی کی نہ کرے لیکن تاہم حکیم صاحب اور احسن صاحب برابر ڈٹے ہوئے جواب دے رہے ہین اور حدیث نبوی فاصنع ماشئت کی تصدیق کر رہے ہین-

پہلے ہم اس پیشگوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ دکھاتے ہین اوس کے بعد ان دونوں حضرات اور ان کے ماتحتوں کی تاویلات سنا کر جواب دینگے- یہہ مشہور قصہ ہے کہ مرزا صاحب نے ضلع ہوشیارپور کی لڑکی کی بابت پیغام نکاح دیا تھا جب